از عدالتِ عظمیٰ[1]

شیبہ کمار دتہ ودیگران

بنام

یونین آف انڈیا ودیگران

تاریخ فیصلہ: 24 فروری، 1997

[کے راما سوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹس صاحبان]

قانونِ ملازمت:

تنخواہ کے پیمانے-فٹرز (T اینڈ G) —فٹر سے زیادہ تنخواہ حاصل کرنا- بعد ازاں ان تمام کی نامزدگیاں ختم کرکے انہیں "فٹر" کی ایک ہی کیٹیگری میں ضم کر دیا گیا-سابقہ فٹرز (T اینڈ G) زیادہ تنخواہ کا دعوی کر رہے ہیں-قرار پایا کہ، نامزدگی اور فٹمنٹ حکومت کی انتظامی پالیسیوں میں سے ایک ہے-عدالتیں ان میں جاکر ہر زمرے کے لیے مقرر کردہ ملازمت کے معیار اور تنخواہ کے پیمانے کا جائزہ نہیں لے سکتی ہیں جب تک کہ کارروائی من مانی نہ ہو اور اسی طرح کے افراد کے درمیان ناگوار امتیازی سلوک نہ ہو-ان حالات میں ٹریبونل سوال میں جانے سے انکار کرنا جائز ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: خصوصی اجازت کی درخواست (C) نمبر 5081، سال 1997۔

سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، کلکتہ کے او۔اے۔ نمبر 212، سال 1992 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزاروں کے لیے کے سی دعا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

تاخیر معاف کر دی گئی۔

یہ خصوصی اجازت کی درخواست ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، کلکتہ بنچ کے احکامات سے پیدا ہوتی ہے، جو 21 جون 1995 کو او اے نمبر 212، سال 1992 اور 26 جولائی 1996 کے ریویو آرڈر میں دیے گئے تھے۔

تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ درخواست گزار، جو فٹرز (T اینڈ G) کے طور پر کام کر رہے ہیں، نے جگ بوررز کے زمرے میں ضم ہونے اور اس کے برابر ہونے کی کوشش کی تھی۔ انہوں نے اپنے برابر مساوی تنخواہ طلب کی۔ ان کا دعوی ہے کہ وہ فٹر سے زیادہ تنخواہ کے پیمانے حاصل کر رہے ہیں؛ اپنے عملہ کو اٹھانے سے اور انہیں اعلی تنخواہ کے پیمانے میں رکھنے کے بجائے، انہیں دو نامزدگیوں کو ہٹانے کے بعد انہیں فٹر کے زمرے میں لایا گیا ہے۔ اس طرح، یہ ناگوار امتیازی سلوک کی وجہ سے من مانی ہے۔ تیسرے تنخواہ کمیشن نے معاملے کے اس پہلو پر غور کیا تھا اور تنخواہ کے پیمانے طے کیے تھے۔ اس کے بعد، تسلیم شدہ طور پر، ماہر درجہ بندی کمیٹی اور بے ضابطگیاں دور کرنے والی کمیٹی بھی اس معاملے میں گئی اور ان کے درمیان فرق کیا۔ اس کے بعد، ان سب کے ناموں کو ہٹا دیا گیا اور ایک زمرے میں جوڑ دیا گیا، یعنی فٹر۔ نامزدگیاں اور فٹمنٹ حکومت کی انتظامی حکمت عملی میں سے ایک ہے۔ جب تک کہ کارروائی من مانی نہ ہو یا ایک ہی طرح کے کام کرنے والے افراد کے درمیان ناجائز امتیازی سلوک نہ ہو، جیسا کہ بتایا گیا ہے، عدالتوں کے لیے عہدوں کی مساوات یا تنخواہ کے کسی خاص پیمانے پر فٹمنٹ کے سوال میں جانا مشکل ہو گا۔ ان کا فیصلہ ماہر کمیٹیوں اور حکومت پر چھوڑنا چاہیے۔ عدالتیں ان میں جا کر ہر زمرے کے لیے مقرر کردہ ملازمت کے معیار اور تنخواہ کے پیمانے کا جائزہ نہیں لے سکتی ہیں۔ ان حالات میں ٹریبونل سوال میں جانے سے انکار کرنا جائز ہے۔

اس کے مطابق خصوصی اجازت کی درخواست کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔